باب۔۹

تمہید
فص یوسفیہ

واضح ہو کہ کُن سے پہلے جو کچھ ہے وہ غیر مخلوق ہے، اور معلوماتِ الٰہیہ جن کو اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں غیر مخلوق ہیں۔ اسما و صفاتِ الٰہیہ بھی غیر مخلوق ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی ذات کے ساتھ وہ بھی قدیم ہیں۔ ان کے ذوات الگ نہیں ہیں۔ ان کی ذات، ذاتِ حق ہی ہے۔ ذاتِ حق سے یہ منتزع ہوتے اور سمجھے جاتے۔ کُن کے بعد ارواح پیدا ہوتے ہیں۔ ارواح حادث ہیں، مگر تحتِ زمانہ نہیں۔ لہٰذا حادثِ زمانی بھی نہیں، ان کو حادثِ دَہری کہتے ہیں۔ جو چیز تدریجاً (اور) آہستہ آہستہ کمال کو پہنچتی ہے وہ حادثِ زمانی ہوتی ہے۔ جو چیز دفعتاً پیدا ہوتی ہے اور اپنے پورے کمال ہی کے ساتھ پیدا ہوتی ہے وہ حادثِ دَہری ہے۔ عالم ارواح، حادثِ دہری ہے۔ عالم دنیا جس کو عالم شہادت، عالم ناسوت (اور) عالم اجساد کہتے ہیں حادثِ زمانی ہے۔ عالم ارواح و عالم شہادت کے درمیان عالم مثال ہے جو عالم منفصل (اور) خیالِ مقید ہے اس کو انسان کے خیال سے ایک تعلق ہے۔

انسان کے خیال کو خیالِ متصل، خیالِ مطلق، مثالِ انسانی اور خیالِ انسانی کہتے ہیں۔ جس طرح انسان جو کچھ لکھتا، پڑھتا، بولتا اور کرتا ہے پہلے وہ اس کے خیال میں رہتا ہے، پھر دنیا میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح عالم شہادت میں جو کچھ پیدا و ظاہر ہوتا ہے وہ پہلے عالم مثال یا خیالِ منفصل یا خیالِ مقید میں آتا ہے۔ پھر عالم شہادت و ناسوت میں نمایاں ہوتا ہے۔ غیب کی باتیں معمولی آدمی کو خواب میں نظر آتی ہیں۔

انبیا جن کو وحی ہوتی ہے، عالم مثال میں فرشتہ نظر آتا ہے۔ ان کو پہلے رویاے صادقہ نظر آتے ہیں۔ جو کچھ خواب میں دیکھتے ہیں وہی بلاکم و کاست دنیا میں نمایاں ہوتا ہے۔ سچ پوچھو تو اعیانِ ثابتہ کی مثال ارواح ہے۔ ان کی مثال، عالم مثال ہے۔ ان کی مثال، عالم دنیا ہے۔ دنیوی اعمال کے مطابق عالم قبر ہے۔ قبر میں جیسے رہیں گے، عالم آخرت میں ویسے ہی اٹھیں گے۔ غرض کہ تمام عوالم، اعیانِ ثابتہ کے تمثلات و مظاہر ہیں، جو حقائقِ اشیا و ماہیات {کلیات} و ہویات {جزئیات} کائنات ہیں۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

اللَّهُ الصَّمَدُ

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ

Siddiqui Publications